REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۲

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

الفضل ربوہ

روزنامہ — فی پرچہ ۱۰ /

جلد ۱۲/۴۷ — ۹ ماہ وفا ۱۳۳۷ ہش — ۹ جولائی ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۷ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ

"درد نقرس کی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۸ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع

صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ چار پانچ روز سے طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ ٹمپریچر بھی نارمل ہے۔ لیکن کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے صاحبزادی صاحبہ گزشتہ جمعہ کے روز سے میو ہسپتال سے رتن باغ میں آگئی ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ جولائی ۱۰ بجے صبح

یہاں آج صبح پھر شدید بارش ہوئی۔ جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ مطلع تا حال ابر آلود ہے اور گاہے گاہے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے نیز ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ اور موسم خوشگوار ہے۔

انگلستان کے مشہور اخبار "سنڈے ٹائمز" میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا خوشکن تذکرہ

"جماعت احمدیہ کے مبلغین ذہنی لحاظ سے پُراثر شخصیت اور اعلیٰ قوتِ کردار کے مالک ہوتے ہیں"

"اس جماعت نے برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، امریکہ اور دوسرے ممالک میں وسیع پیمانے پر مساجد تعمیر کی ہیں"

حقیقت یہ ہے کہ آج مشرقی افریقہ کے اکثر علاقوں میں احمدیت برابر پھیلتی اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کس طرح بار آور ہو کر دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔ اس کا اندازہ اسلام پر یورپ سے شائع ہونے والے جدید لٹریچر سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ آج اس موضوع پر وہاں ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوتی کہ جس میں تبلیغ اسلام کی اس عظیم جدوجہد کا ذکر نہ ہو۔ کہ جو اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور نگرانی میں دنیا کے کونے کونے میں جاری ہے۔ اسی طرح آئے دن وہاں کے اخبارات میں بھی ان تبلیغی مساعی کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ کہ انگلستان کے مشہور اخبار "سنڈے ٹائمز" لنڈن نے الزبیتھ مونک کا لکھا ہوا ایک مضمون بعنوان Fanning The Flame of Islam جو شائع کیا تھا۔ اس میں اس خاتون نے مغرب میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا بھی شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ مضمون کے متعلقہ حصہ کا ترجمہ افادہ عام کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے

"دوسرے سرے پر جماعت احمدیہ ہے جو اس دلچسپ نظریہ کی حامل ہے کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ وہاں سے بچ کر سفر کرتے کراتے کشمیر چلے آئے تھے۔ اور اب وہ سرینگر میں مدفون ہیں۔ نیز یہ کہ مسیح کی آمد ثانی (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے وجود میں جنہوں نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی پوری ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس جماعت کے ممبران کی اکثریت ملاقہ پنجاب سے تعلق رکھتی ہے تاہم اس جماعت کی مسجدیں برطانیہ، ہالینڈ جرمنی، امریکہ اور دوسرے ممالک میں بھی موجود ہیں۔

مشرقی افریقہ میں اس جماعت نے بہت سے اخبارات جاری کر رکھے ہیں علاوہ ازیں اس نے وہاں سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے جس کا پہلا ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ نیز ککیو زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ جھیل وکٹوریہ کے علاقے میں جہاں کے لوگ کینیا کی سیاسیات میں بہت پیش پیش ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی بار آور ثابت ہو رہی ہیں۔ اور وہاں لوگ اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت جو پہلے پہل ٹانگانیکا میں پھیلنی شروع ہوئی تھی۔ اب مشرقی افریقہ کے اکثر علاقوں میں پھیلتی ہوئی نظر آ رہی ہے

اس کے مبلغین جو پاکستان سے بھیجے جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ذہنی لحاظ سے پُراثر شخصیت اور اعلیٰ قوتِ کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ اور اس جماعت کا یہ اصول کہ ہر رکن اپنی آمد کا دسواں حصہ اشاعت اسلام کے لئے ادا کرے۔ مزید ترقی و اشاعت کے لئے فنڈ فراہم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔"

(سنڈے ٹائمز لنڈن مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۸ء)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

مسئلۂ کشمیر کے متعلق پاکستانی عوام کی بے چینی اور حکومت کا فرض

بے شک حکومت جتھوں کو جنگ بندی کی سرحد عبور کرنے سے روک سکتی ہے

لیکن

اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ عوام کو بتائے کہ اس کے پاس اس مسئلہ کو حل کرنے کا کیا ذریعہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

تعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

(مائدہ ع ۱)

اس کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ

مومنوں کو یہ ہدایت دیتا ہے

کہ وہ ہمیشہ ایک منظم جماعت کے طور پر رہا کریں۔ اور جب کوئی اچھا کام کرے تو ساری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور اگر کوئی شخص ظلم سے کام لے یا فساد کرے۔ تو کبھی اس کے ساتھ شامل نہ ہوں خواہ وہ مومن ہو یا غیر مومن۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم اور فساد پسند نہیں کرتا۔ آج ہی یہاں کے مبلغ نے ایک ٹریکٹ چھپوایا ہے۔ جو عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ اصل میں لاہور کے عیسائیوں نے لکھا تھا جسے یہاں کے پادریوں نے مری میں تقسیم کیا۔ یہ ٹریکٹ نہایت گندے اور

جھوٹے اعتراضات

سے پر تھا۔ اور اس میں کہا گیا تھا کہ قرآن کریم تو تورات اور انجیل کی تائید کرتا ہے۔ لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ تورات اور انجیل دونوں محرف و مبدل ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے مسلمان ایسا نہیں کہتے۔ بلکہ صرف احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ مسلمانوں کی کتابیں تو اس بات سے بھری پڑی ہیں کہ تورات اور انجیل غیر محرف ہیں۔ یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جیسے بڑے آدمی نے بھی اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی معنوی تحریف تو ثابت ہے۔ لیکن لفظی تحریف ثابت نہیں۔ چونکہ اس زمانہ میں عیسائیت کے خلاف مسلمانوں کی تحقیق ابھی مکمل نہیں تھی۔ اور انگریزی اور عبرانی لٹریچر ان کی نظر سے نہیں گزرا تھا۔ اس لئے انہوں نے لکھ دیا۔ کہ قرآن کریم میں جو یحرّفون الکلم عن مواضعہ (نساء ع ۷) آتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ لفظی تحریف کرتے تھے بلکہ اس جگہ تحریف سے

معنوی تحریف مراد ہے

پس عام مسلمان تورات اور انجیل کو محرف و مبدل نہیں کہتے ہیں بلکہ صرف ہماری جماعت یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ عہد نامہ قدیم اور جدید دونوں محرف و مبدل ہیں۔ اس زمانہ میں جب انگریزی اور عبرانی لٹریچر شائع ہوا۔ اور احمدیہ جماعت نے اس کا مطالعہ کیا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے تورات اور انجیل میں بڑی بھاری تحریف کی ہے۔ بلکہ بڑے بڑے محقق عیسائیوں اور مشہور پادریوں نے اپنی کتابوں میں خود تسلیم کیا ہے کہ

بائیبل یقینی طور پر محرّف و مبدل ہے

اور اس میں کئی قسم کی تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔ پھر اپنے طور پر بھی جب جماعت احمدیہ نے تحقیق کی تو اسے اس تحریف کے کئی ثبوت مل گئے۔ بلکہ جب عیسائیوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجیل کے بعض حوالہ جات کی رو سے اعتراضات کئے۔ تو عیسائیوں نے ان آیتوں کو ہی انجیل میں سے اڑا دیا۔ یا ان میں ایسی تبدیلی کر دی۔ کہ جس کی وجہ سے ان پر اعتراض نہ ہو سکے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں پر ایک اعتراض یہ کیا کہ

انجیل سے ثابت ہے

کہ یروشلم میں ایک تالاب تھا۔ جس کا پانی خدا تعالےٰ کا ایک فرشتہ آسمان سے اتر کر ہلا دیا کرتا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ جو کوئی بیمار اس حوض کے پانی سے غسل کر لیتا تھا وہ اچھا ہو جاتا تھا۔ آپ نے لکھا کہ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیحؑ جو بیماروں کو اچھا کیا کرتے تھے۔ تو وہ اسی تالاب کے پانی کا اثر تھا۔ آپ پانی لے کر بیماروں پر چھڑک دیتے ہوں گے۔ اور لوگ یہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ ہم مسیحؑ کے معجزہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔ جب عیسائیوں پر یہ اعتراض ہوا۔ تو انہوں نے

بعد کے ایڈیشنوں سے

اس عبارت کو ہی نکال دیا۔ چنانچہ ہمارے پاس وہ انجیلیں بھی موجود ہیں۔ جن میں یہ عبارت درج ہے۔ اور وہ انجیلیں بھی موجود ہیں۔ جن میں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔ اب اگر انجیل ان کے نزدیک

خدا کی کتاب

تھی۔ تو وہ اس واقعہ کو کیوں نکالتے اور جب یہ واقعہ نکل گیا۔ تو ثابت ہو گیا۔ کہ انجیل محرف و مبدل ہو چکی ہے غرض عیسائیوں کے اس ٹریکٹ کا ہمارے مبلغ نے جواب شائع کیا ہے۔ یہاں کی

جماعت کے دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ اس ٹریکٹ کی تقسیم میں حصہ لیں اور تمام لوگوں تک اسے پہونچائیں۔ اگر پندرہ بیس خدام مل کر یہ کام کریں۔ تو نہایت آسانی سے ہر آدمی تک یہ ٹریکٹ پہونچایا جا سکتا ہے۔ لیکن عیسائیوں کو چونکہ امریکہ سے روپیہ ملتا ہے۔ اور ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں۔ اس لئے جس شخص کو بھی یہ ٹریکٹ دیں۔ اس سے

یہ وعدہ لے لیں

کہ وہ آگے آٹھ دس آدمیوں کو یہ ٹریکٹ ضرور پڑھائے گا۔ تاکہ یہ سارے شہر میں پھیل جائے اور عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی غلط بیانیوں کا ازالہ ہو جائے

دوسری چیز

جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آجکل ہمارا ملک ایک بڑی مصیبت میں سے گذر رہا ہے اور ملکی سیاسیات اور حالات میں ایسی الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگوں میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ مثلاً کشمیر کے لیڈروں میں سے چوہدری غلام عباس صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے جتھے جائیں گے۔ اور جنگ بندی کی سرحد کو عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو جائینگے اب جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ پاکستان سے جتھے جائیں اور جنگ بندی کی لائن کو عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو ہو جائیں۔

اس مصیبت کو دیکھ کر

حکومت ان جتھوں کو روکنے اور لیڈروں کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے مگر پھر بھی آج کے اخبار میں لکھا تھا کہ لوگوں میں بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اس حد کو عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو جائیں۔ ہماری حکومت کے ذمہ دار افراد کو یہ مصیبت اس لئے پیش آئی ہے کہ وہ انگریزوں اور امریکنوں سے ڈرتے ہیں اور پھر ابھی تک وہ جنگ کے لئے پوری طرح تیار بھی نہیں۔ پاکستانی فوج کے سپاہی تو بڑے بہادر اور دلیر ہیں مگر

مشکل یہ ہے

کہ ابھی تک ان کے پاس سامان جنگ کافی نہیں ہے۔ اور نہ اس سامان کو تیار کرنے والے کارخانے ابھی خاطر خواہ تعداد میں ہیں۔ اگر جتھے جنگ بندی کی سرحد کو عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو جائیں۔ تو ہندوستان کی فوجیں لازماً اسے پاکستان کے اندر داخل ہونے کا بہانہ بنائیں گی۔ اور وہ لوگ شور مچا دیں گے۔ کہ ہم تو محض دفاع کے لئے اندر آئے ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ یہ جتھے نہتے ہوں گے۔ اور مقابلہ نہیں کریں گے۔

ایک بے حقیقت بات ہے

اگر نہتے آدمی بغیر پاسپورٹ لئے امریکہ یا انگلستان میں داخل ہوں تو کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دیدیں گے۔ اگر پاسپورٹ کے بغیر ان کے ملک میں کوئی شخص داخل ہو تو وہ فوراً اسے گرفتار کر لیں گے۔ اگر اکیلا آدمی ہوگا تو پولیس اسے پکڑ لے گی۔ اور اگر وہ چار سو یا ہزار دو ہزار آدمی ہوں تو فوج ان پر گولی چلا دے گی۔ اور کوئی غیر جانبدار یہ نہیں کہے گا۔ کہ حکومت نے اپنے قانونی اختیارات سے تجاوز کیا ہے ہر شخص کہے گا کہ یہ اس کے مستحق تھے۔ کیونکہ انہوں نے خود

قانون توڑا ہے

پس اگر ہمارے آدمی سرحد کو عبور کر کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو جائیں تو خواہ وہ بالکل نہتے ہوں اور خواہ وہ کسی کا مقابلہ نہ کریں۔ پھر بھی

غیر قوموں کی ہمدردی

ہندوستان کے ساتھ ہو گی۔ اور پاکستان اب چھوٹا اور کمزور ملک ہے۔ کہ وہ غیر قوموں کی آواز کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روس ایسا کر رہا ہے۔ امریکہ ایسا کر رہا ہے۔ مگر وہ بڑی بھاری طاقتیں ہیں۔ جو غیر قوموں کے اعتراضات کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ پھر روس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے ملک ہیں۔ مگر پاکستان جس ملک کا ہمسایہ ہے۔ اور جس کے ساتھ لڑائی کرنے سے وہ بچنا چاہتا ہے۔ وہ اس سے پانچ سات گنا بڑا ہے پاکستان کی کل آبادی آٹھ کروڑ ہے۔ اور ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ ہے۔ گویا وہ پاکستان سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ پھر سامان بھی ابھی تک ہندوستان کے پاس زیادہ ہے۔ اگر صرف

تعداد کی کمی بیشی کا سوال

ہو لیکن سامان ایک جیسا ہو تب بھی ایمان اور یقین کی طاقت ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے بڑی بڑی طاقتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس نوعیت کے سامان صحابہؓ کے پاس تھے ویسے ہی کفار مکہ کے پاس تھے۔ اور ویسے ہی رومیوں اور ایرانیوں کے پاس تھے۔ یہ نہیں تھا کہ ایک طرف تیر ہو تو دوسری طرف بندوق ہو یا ایک طرف تلوار ہو تو دوسری طرف مارٹر ہو اگر تلوار تھی تو دونوں طرف تلوار تھی اگر نیزے تھے تو دونوں طرف نیزے تھے اگر گھوڑے تھے تو دونوں طرف گھوڑے تھے۔ اگر اونٹ تھے تو دونوں طرف اونٹ تھے۔ مسلمان صرف تعداد میں کم تھے مگر چونکہ

انکے اندر ایمان راسخ پایا جاتا تھا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرمایا کہ ایک مومن دس کفار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اگر پاکستان کے رہنے والوں میں بھی وہی ایمان ہوتا جو صحابہؓ میں پایا جاتا تھا۔ اور اگر ان کے دشمن کے پاس بھی ویسے ہی سامان ہوتے جیسے ان کے پاس ہیں۔ تو آٹھ کروڑ آدمی اسی کروڑ کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ بلکہ روم کی لڑائیوں میں تو ایک ایک آدمی نے ہزار ہزار کا بھی مقابلہ کیا ہے۔ اس حساب سے تو ۸ کروڑ آدمی اسی ارب کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن

سوال یہ ہے

کہ مسلمانوں میں ایمان کہاں ہے اگر صحابہؓ جیسا ایمان ہوتا تو عید کے دن بھی ریڈیو پر کنچنیوں کے گانے کیوں سنائے جاتے میں نے پچھلی عید پر کوئی مفید پروگرام سننے کے لئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ریڈیو سارا دن گانے نشر کرے گا۔ جن لوگوں کے دلوں سے دین کی عظمت اس قدر اٹھ گئی ہو کہ وہ دن جو خدا تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص ہے اس میں بھی وہ اپنا کام یہی سمجھیں کہ کنچنیوں کا گانا سنیں اور دوسروں کو سنوائیں۔ ان سے کسی اور

نیکی کی کیا توقع ہو سکتی ہے

اور جب لوگوں کی ایمانی حالت اس حد تک کمزور ہو چکی ہو تو ہمیں ان نتائج کی کہاں امید ہو سکتی ہے۔ جو صحابہؓ نے حاصل کئے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ ایک غلطی پاکستان کی بھی ہے۔ شیخ عبداللہ کئی سال سے قید میں ہیں اور

شیخ عبداللہ

ایک انسان ہیں فرشتہ نہیں کہ ان پر کبھی موت نہیں آ سکتی۔ اس لئے کلیتہً شیخ عبداللہ پر انحصار کرنا دانشمندانہ سیاست نہیں سمجھا جا سکتا۔ شیخ عبداللہ نے ۱۹۳۱ء میں میرے ساتھ مل کر کام شروع کیا تھا اور اس وقت وہ بالکل نوخیز نوجوان تھے۔ اور پھر انہوں نے ایسی تکالیف میں اپنی زندگی گذاری ہے کہ جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا وہ خطرناک قیدوں میں ڈالے گئے۔ انہیں مارا پیٹا گیا۔ انہیں فاقوں سے رکھا گیا۔ ایسے آدمی کی بھلا کتنی عمر ہو سکتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گاندھی جی نے بھی اپنی عمر کا بیشتر حصہ جیلوں میں گذارا ہے مگر انگریزوں میں

شرافت اور انسانیت تھی

اور وہ کوئی سختی نہیں کرتے تھے۔ مگر شیخ عبداللہ کے متعلق تو خود ہندوؤں نے اعلان کیا ہے کہ ان پر بڑی سختی کی جاتی ہے۔ اور ایسے ایسے ظلم کئے جاتے ہیں۔ جو ناقابل برداشت ہیں۔ مردولا سارا بائی نے اس کے متعلق اعلان کیا۔ پھر بزاز نے اعلان کیا۔ کہ ان پر بڑی سختی کی جاتی ہے انہیں مارا پیٹا جاتا ہے۔ انہیں فاقے دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کے بیٹے نے کہا ہے۔ کہ ان کو ایسی جیل میں رکھا گیا ہے جس میں سانپ اور بچھو بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ انہیں نیند آتی ہے اور نہ انہیں کسی اور طرح کا آرام آتا ہے لیکن

گاندھی جی

کی تو انگریز بڑی خاطریں کیا کرتے تھے اور ان کے آرام کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ آپ تو بڑے مزے کے لیڈر ہیں۔ کہ سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔

گاندھی جی کو دیکھئے

کہ وہ تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ چالیس کروڑ آدمیوں کے لیڈر ہیں۔ اور جب وہ تھرڈ کلاس کے ڈبہ میں سفر کرنے کے لئے داخل ہوتے تھے۔ تو سب لوگ ان کے احترام میں کمرہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ تھرڈ کلاس کا کمرہ سیکنڈ کلاس کلاس کے کمرہ سے تین گنا بڑا ہوتا ہے لوگ ان کا بستر کمرہ میں بچھا دیتے ہیں۔ اور وہ آرام سے اپنے بستر پر لیٹے جاتے ہیں تم بھی میرے لئے کسی ایسے ہی تھرڈ کلاس کے کمرہ کا انتظام کرا دو تو میں بھی اس میں سفر کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر میرے لئے یہ انتظام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میں چالیس کروڑ کا لیڈر نہیں بلکہ صرف چار پانچ لاکھ کا ہوں۔ چنانچہ پارٹیشن سے پہلے جب میں گاندھی جی سے ملا۔ تو وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ

ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کرائیں

کیونکہ آپ لیڈر ہیں۔ میں نے کہا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ میں لیڈر ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں کتنے آدمیوں کا لیڈر ہوں۔ صرف چار پانچ لاکھ آدمی ایسا ہے جو مجھے اپنا لیڈر تسلیم کرتا ہے۔ لیکن آپکا احترام تو چالیس کروڑ باشندے کرتے ہیں۔ پس آپ کی بات کا جو اثر ہو سکتا ہے وہ میری بات کا نہیں ہو سکتا۔ اگر پچاس لاکھ کا بھی میں لیڈر ہوتا۔ تب بھی آپ کا اسی گنا زیادہ اثر ہوتا۔ مگر اب تو آپ کا آٹھ سو گنا زیادہ اثر ہے اسلئے

ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے جو آپ کی کوشش کا اثر ہو سکتا ہے وہ میری کوشش کا نہیں ہو سکتا چنانچہ آخر وہ مان گئے کہ

یہ بات ٹھیک ہے

تو گاندھی جی کا ان باتوں میں مقابلہ کرنا درست نہیں۔ وہ اگر بیمار ہوتے تو وائسرائے کا پرائیوٹ سیکرٹری جو گورنر کے برابر ہوتا تھا وائسرے کی طرف سے پھل اور تحفے ان کے پاس لے جاتا تھا۔ لیکن ہمیں سوائے پیچھڑوں کے اور کیا ملتا ہے۔ مسلمانوں میں سے صرف مولانا محمد علی صاحب جوہر ایسے تھے جنہیں انگریزی حکومت عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اور ان کا بڑا احترام کرتی تھی۔ چنانچہ جب وہ کانگرس سے علیحدہ ہوئے اور بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے تو روزانہ ہسپتال میں وائسرائے کی طرف سے انہیں تحفہ کے طور پر پھل اور پھول جاتے تھے۔ مگر باقی لوگ کال کوٹھڑیوں میں بند رکھے جاتے ہیں۔ خود پنڈت نہرو کی بہن کے متعلق ۔۔۔۔ ایک کتاب میں نے پڑھا کہ جب ان کو جیل کی کال کوٹھڑی میں بند کرنے کے لئے لے گئے تو ساٹھ ستر عورتیں ان کے ساتھ اور بھی تھیں۔ ان سب نے افسروں کا مقابلہ کیا اور ان سے جنگ کی۔ اور آخر جیلخانہ کے افسروں نے انہیں کال کوٹھڑیوں میں سے نکال لیا۔ یہ جرأت آخر انہیں اسی لئے ہوئی کہ وہ جانتی تھیں کہ چالیس کروڑ آدمی ہماری پشت پر ہے ورنہ اکیلے آدمی میں

مقابلہ کی جرأت

ہی کہاں ہوتی ہے اور اگر وہ مقابلہ کرے تو کس امید پر کرے۔ پس گاندھی جی اور پنڈت نہرو کے پیچھے چالیس کروڑ آدمی ہوتا تھا۔ اگر انگریز ہندوستان سے بھاگا ہے تو کچھ تو اپنی شرافت کی وجہ سے بھاگا ہے اور کچھ اس وجہ سے بھاگا ہے کہ چالیس کروڑ آدمی اس سے عدم تعاون کر رہا تھا۔ شروع میں جب گاندھی جی ہندوستان میں نئے نئے آئے اور رولٹ ایکٹ پر شور اٹھا۔ تو گاندھی جی نے

اعلان کیا تھا

کہ اگر سارا ملک میرا ساتھ دے تو میں سال بھر میں ہندوستان سے انگریزوں کو نکال سکتا ہوں۔ میں ۲۴ء میں جب انگلینڈ گیا تو راستہ میں اٹلی میں مسولینی سے بھی ملا۔ وہ اس وقت ڈکٹیٹر نہیں تھا صرف وزیراعظم تھا۔ مسولینی نے مجھ سے دوران گفتگو میں

پوچھا کہ گاندھی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ سینٹ ہے یا پالیٹیشن (Politician) ہے۔ میں نے کہا مجھے تو ان سے اختلاف ہے اور میں اس کے متعلق تفصیلاً اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہوں۔ لیکن اس وقت میں ان کی

صرف ایک بات بتا دیتا ہوں

گاندھی جی نے کہا تھا کہ اگر سارا ہندوستان میرے ساتھ مل جائے تو میں ایک سال میں انگریز کو ہندوستان سے نکال سکتا ہوں۔ حالانکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ چالیس کروڑ آدمی ایک سال کے اندر اندر کسی نئے لیڈر کے ساتھ نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے بہرحال ایک لمبی جدوجہد کی ضرورت تھی۔ پس اگر تو یہ بات انہوں نے محض اس لئے کہی کہ لوگوں میں ایک بیداری پیدا ہو جائے ورنہ وہ جانتے تھے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے تب تو ان کو پالیٹیشن کہنا پڑے گا سینٹ نہیں کہہ سکتے اور اگر وہ سمجھتے تھے کہ سارا ہندوستان ایک سال میں میرے ساتھ مل جائے گا۔ تو پھر وہ ایک کم عقل سینٹ تھے پالیٹیشن نہیں تھے۔ مسولینی نے یہ بات سن کر میری تصدیق کی اور کہا کہ میں بات سمجھ گیا ہوں اس کے بعد میں انگلینڈ گیا تو ٹائمز کا ایڈیٹر مجھ سے ملا۔ اب بھی میں بیماری کے سلسلہ میں یورپ گیا تو وہ مجھ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ اس وقت وہ اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے مگر اب وہ ایڈیٹر بن چکے ہیں۔

مسٹر فرینک ڈگلس

ان کا نام ہے۔ انہوں نے بھی مجھ سے یہی سوال کیا کہ گاندھی جی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے انہیں یہی مسولینی والا قصہ سنایا۔ وہ سنکر کہنے لگے میں سمجھ گیا وہ ہرگز سینٹ نہیں وہ ایک چالباز پالیٹیشن ہیں۔ اگر وہ یقین رکھتے تھے کہ ایک سال کے اندر اندر سارا ہندوستان میرے ساتھ مل سکتا ہے۔ تو وہ ایک کم عقل سینٹ ہیں اور اگر وہ سمجھتے تھے کہ میں لوگوں کو اس ترکیب سے بیدار کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا تو وہ ایک چالباز پالیٹیشن ہیں میں نے کہا اب مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں آپ نے خود ہی ان کے متعلق ایک فیصلہ کر لیا ہے۔ تو

اصل بات یہ ہے

کہ انگریز کا معاملہ بالکل الگ رنگ کا تھا اور انڈیا کا معاملہ بالکل اور ہے۔ پس ان دونوں کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا

میں نے جو کہا تھا کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ پاکستان کی بھی غلطی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے

کہ بیشک یہ اس کا حق ہے کہ وہ جھول کو دور کے لیکن اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں کو تسلی دلانے کے لئے بتائے کہ کشمیر کے معاملہ کو ایک معقول عرصہ میں حل کرنے کا اس کے پاس کیا ذریعہ ہے۔ تاکہ لوگوں کو تسلی ہو جائے اور وہ جوش میں دیوانگی کی کوئی حرکت نہ کریں۔ شیخ عبداللہ کئی سال سے قید ہیں اور سارا پاکستان کشمیر کی آزادی کے لئے شور مچا رہا ہے مگر گورنمنٹ اس معاملہ میں عملاً خاموش ہے۔ وہ کہتی تو رہتی ہے کہ ہم کشمیر کو آزاد کرائیں گے۔ لیکن بتاتی نہیں کہ اس کے پاس

کونسی ترکیب ہے

صرف یہ کہتی ہے کہ ہم یو۔این۔او میں فیصلہ کرائیں گے۔ حالانکہ سارا پاکستان جانتا ہے کہ یو۔این۔او کے بڑے ممبر یعنی امریکہ اور انگلینڈ اور روس بھارت کے ساتھ ہیں پاکستان کے ساتھ نہیں اور وہ جتنا ہو گا اس معاملہ کو لٹکانے کی کوشش کریں گے۔ پس

پاکستانی گورنمنٹ

کو کوئی نہ کوئی معقول موقف اختیار کرنا چاہیئے۔ خالی پکڑنا نہیں چاہیئے اس سے لوگوں کا جوش نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ اور زیادہ دیوانے ہوتے چلے جائیں گے۔

نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا انتخاب

اس سال انصاراللہ کے آئندہ سالانہ اجتماع کے موقع پر (جو ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو ہو گا) حسب قواعد دستور اساسی۔ نائب صدر کا انتخاب ہو گا۔ انشاء اللہ۔

اس لئے تمام مجالس انصار کے زعماء صاحبان سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے باقاعدہ مشورہ سے نائب صدر کے عہدہ کے لئے۔ نام تجویز کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔ تاکہ حسب قواعد باضابطہ کارروائی کی جا سکے۔ مجالس نام بہت جلد بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

مجالس انصاراللہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال انصاراللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ و ہفتہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے تمام مجالس اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس موقع پر پہنچ کر روحانی فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تمام مجالس شوریٰ کے لئے حسب ضابطہ اپنے نمائندے مقرر کر کے دفتر کو اطلاع فرما دیں۔

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

وصیت کیلئے ایک ضروری شرط

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ میرے نزدیک جو ڈاڑھی بھی منڈواتا ہے اس کی بھی وصیت جائز نہیں۔ کیونکہ شعار اسلام کی ہتک کرنیوالا ہے"۔

(اخبار الفضل ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس موقعہ پر شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں یہ چند دن گذارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندے کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اس چندہ کی آمد میں مزید اضافہ کی شدید ضرورت ہے تا اسی چندہ سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے۔ پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ کی سالانہ شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر تمام اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے چند سالوں میں جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے بلکہ بہت سی جماعتیں تو اپنے بجٹوں سے زیادہ چندہ ادا کر دیتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں اور ان کی وجہ سے ہی اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔

نظارت بیت نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا نہیں چاہتیں تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسری تجویز پیش کریں جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے۔ لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں۔ ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے گا۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جائے جو پہلے بھی اپنا مقرر کردہ حصہ بخوشی ادا کر رہے ہیں۔

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اسی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقمیں یہاں بھجوا دیں۔ اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ایسی اقساط سے وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اسی فصل سے جو اب اٹھائی گئی ہے اپنا پورا کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے انہیں یقیناً زیادہ ثواب ہو گا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکے گی۔

یہ مت بھولئے کہ مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر خرچ ہوتی ہے جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے۔ پس جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے اس لئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ واریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں (۱۸) سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء اخاء ۱۳۳۷ ہش ربوہ میں منعقد ہو گا۔ اس سلسلہ میں ضروری تفصیلات عنقریب شائع کر دی جائیں گی۔ جملہ قائدین مجالس و اراکین ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے ضروری تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم) خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ ۲۷ جون کو بلڈ پریشر کی وجہ سے مری میں بیمار ہو گئیں اور وہیں کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(زینب خاتون۔ کارکن فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۳۱ جولائی تک وقف جدید کے وعدے ادا کرنیوالے احباب

اس سال کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہموطنوں کی تعلیمی اور اصلاحی خدمات منظم اور وسیع پیمانہ پر انجام دینے کی غرض سے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی آواز میں جو جذبات اور تاثیر رکھی ہے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ملک کے ہر گوشہ سے مخلص خدام نے پروانہ وار لبیک کہی بلکہ غیر ممالک سے بھی بہت سے خدام نے اس سعادت میں حصہ لیا۔

گو یہ قربانی اپنی ذات میں عظیم ہے۔ مگر جس معیار کا مطالبہ ہمارا پیارا امام ہم سے کرتا ہے، اس سے ابھی ہم نیچے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں چندوں اور وقف زندگی کی مقدار بڑھانے کی ہر ممکن سعی فرمائیں۔ چنانچہ اس وقت تک پچپن معلمین باہر بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور کچھ عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور وقف جدید کے روشن مستقبل کا نظارہ اس کے حال کے دھندلکوں میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں کامل وثوق ہے کہ بہت جلد یہ مبارک تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرے گی۔ جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

کام کے فوری پھیلاؤ کا ایک نتیجہ اخراجات کی فوری ضرورت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جس کا کامیاب مقابلہ احباب کے تعاون ہی سے کیا جا سکتا ہے لہذا سب احمدی احباب جماعتوں اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وقف جدید کے وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے سر توڑ کوشش فرمائیں اور انتہائی سعی کریں کہ وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک پورے ادا کر دیں گے ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

جملہ سکرٹریان مال اپنے اپنے حلقہ سے وصولی کی مکمل فہرستیں ۱۵ اگست تک دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

تعطیلات گرما اور وقف ایام

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو!
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ سال میں کم از کم پندرہ دن خالصتاً خدمت دین کے لئے وقف کرے۔

طلباء اس حکم کی تعمیل تعطیلات گرما میں نہایت احسن طریق سے کر سکتے ہیں۔ پس میں اپنے طلبہ بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تعطیلات کے دوران خدمت دین کا پورا پورا خیال رکھیں اور جو طلبہ تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں اور وہ مرکز کی ہدایت کے ماتحت اپنے وقف کے ایام گذارنے پسند کریں۔ تو وہ اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں انشاء اللہ ان کے مناسب حال فرائض سپرد کر دئے جائیں گے

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء صاحبان انصار جلد توجہ فرمائیں

تعمیر دفتر انصار اللہ کا کام پھر شروع ہو چکا ہے۔ دفتر کی ۱۲ کنال زمین پر چار دیواری کا کام شروع ہے۔ تعمیر دفتر کے اور بھی بہت سے کام باقی ہیں۔ روپیہ کی ذیادہ ضرورت ہے لہذا چندہ تعمیر دفتر کی وصولی کیلئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جن اراکین انصار نے چندہ تعمیر سال رواں یا سال گذشتہ ابھی تک ادا نہ کیا ہو وہ بہت جلد وصول کر کے داخل خزانہ فرمائیں۔

اسی طرح دوسرے چندہ ماہواری و اجتماع کی وصولی بھی خاص توجہ سے کی جا کر مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سانگلہ ہل میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

۳۰ جون ۱۹۵۸ء کو مسجد احمدیہ سانگلہ ہل کو جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ رات کے وقت بجلی کے قمقموں سے مسجد بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ بعد نماز عشاء ٹھیک ساڑھے ۸ بجے زیر صدارت جناب چوہدری فقیر اللہ صاحب آڑھتی غلہ منڈی و نائب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا

قریشی محمد اسلم صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں ناصر احمد صاحب نے حسن رہتاسی صاحب مرحوم کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر قریشی محمد اسلم صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر مدلل تقریر فرمائی۔ مولوی صاحب نے حالات حاضرہ اور قرآن کریم کی روشنی میں بتایا کہ نئی ایجادیں جو کہ آجکل آپ کے سامنے آ رہی ہیں وہ سب آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں قرآن کریم میں بتا دی تھیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے اقتباسات پڑھ کر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق تھا۔

قریشی محمد اسلم صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد میں مولوی غلام باری صاحب سیف نے اپنی تقریر میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ احباب کے سامنے پیش کرنے کے بعد اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ سے قبل شہر بھر میں لاؤڈ سپیکر سے منادی کرائی گئی۔ جلسہ میں سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور جلسہ میں غیر از جماعت دوست کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ جلسہ ۱۲ بجے رات دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ قریب قریب کی جماعتوں سے بھی دوست شامل ہوئے۔

ایم سمیع اللہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ ایڈریس کے متعلق اگر کسی کو علم ہو یا خود موصی احباب میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر شمار ۔ وصیت نمبر ۔ نام ۔ ولدیت ۔ سابقہ سکونت

(۱) ۶۹۱۶ حکیم محمد ذکریا خاں صاحب ۔ حکیم عبد الغنی خاں صاحب مرحوم ۔ کوٹھی نمبر ۱ جیکب سرکل نیو اسٹار تھین قرسٹ نور

(۲) ۶۹۶۹ ۔ سید مبارک احمد صاحب ۔ سید سعد محمد صاحب ۔ کوارٹر نمبر ۵ بلاک نمبر ۲۰۰ گزگلی ریک کراچی

(۳) ۷۰۸۴ عزیزہ بیگم صاحبہ ۔ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب / زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب ۔ بھنگواں ضلع گورداسپور / ۶-ویم ۔ اے ۔ ایس بنگلہ بندر روڈ ایکٹینشن ۔ کراچی

(۴) ۷۳۲۳ ۔ اللہ رکھی صاحبہ ۔ زوجہ اللہ رکھا صاحب ۔ محلہ دار الرحمت قادیان ضلع گورداسپور

(۵) ۷۵۸۵ ۔ ملک سیف عالم صاحب ۔ ملک مراد علی صاحب (داروپ ضلع گجرانوالہ) سٹور مین آرڈننس ڈپو ۔ راولپنڈی

(۶) ۸۸۷۸ ۔ عبد الباسط صاحب ۔ مولانا مولوی عبد الماجد صاحب ۔ بھاگلپور سٹی بہار

(۷) ۹۱۱۵ ۔ قاضی محمد رضوان صاحب ۔ قاضی محمد اکرم خاں صاحب (گلیانہ ضلع راولپنڈی) چک ۵ ڈاکخانہ سانگھڑ ۔ نوابشاہ سندھ

(۸) ۹۰۳۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۔ امام الدین صاحب مرحوم ۔ حیاتیاں ضلع گجرانوالہ

(۹) ۹۸۲۵ ۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۔ شورو شونہ بنگال

(۱۰) ۹۸۳۱ ۔ نجابت حسین صاحب ۔ شیخ نور محمد صاحب مرحوم ۔ جمعدار پاڑہ بنگال

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قبرص ـــ کا ـــ مسئلہ

(۲)

لیناکس بائیڈ نے پہلی بار قبرص کی تقسیم کی تجویز پیش کی تھی۔ غالباً اس لئے کہ تقسیم، برطانوی حکومت کا بڑا پسندیدہ حربہ ہے۔ میکملن منصوبہ میں تقسیم کی براہ راست تجویز تو نہیں ہے۔ لیکن بالواسطہ طور پر اس کے لئے یوں راستہ ہموار کیا گیا ہے کہ ترکیہ اور یونانی زبان بولنے والے قبرصیوں کے لئے جدا جدا اسمبلیاں قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے تاہم قبرص کا جغرافیہ کچھ ایسا ہے کہ اس کی تقسیم تقریباً ناممکن ہے۔

جغرافیہ

قبرص کا کل رقبہ ۳۵۷۲ مربع میل ہے اور یہ تین حصوں میں منقسم ہے نقشے پر قبرص کسی جانور کی دباغت شدہ کھال کے مشابہ ہے جس کی "دم" جو شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے اور جسم جنوب مغرب کی طرف کٹی پھٹی حالت میں پھیلا ہوا ہے۔

اس کے بعد مرکزی سطح مرتفع کا علاقہ ہے جو مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ قبرص کا گویا اناج گھر ہے اس میدانی علاقے سے آگے اس جزیرہ کا نصف جنوبی علاقہ ہے۔ جو محض پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے

قبرص کے جملہ ۶۲۳ دیہات میں سے ۳۹۲ خالصتاً یونانی ہیں۔ ۱۱۵ خالص ترک ہیں۔ ۱۱۵ مخلوط ہیں اور ان ۱۱۵ میں کم از کم ۲۳ قصبے ایسے ہیں۔ جن کی آبادی کی غالب اکثریت ترکوں پر مشتمل ہے۔ مختصر یہ کہ قبرص کی ہیئت ترکیبی ایسی ہے کہ اگر تقسیم کا خط فاصل کھینچا جائے تو غریب ترک آبادی اقلیت ہی میں رہتی ہے۔ اب اگر قبرص کو واقعتاً تقسیم کرنا پڑا تو پھر وسیع پیمانے پر انتقال آبادی ضروری ہے۔ اس طرح ممکن ہے اس کا حشر فلسطین کا سا ہو جہاں کی عرب آبادی آج تک آباد نہ ہو سکی آبادی کی اس معجون مرکب تقسیم میں اگر ایسی فرقہ داری اسمبلیاں قائم کی جائیں جو فرقہ داری مسائل سے نمٹنے کے لئے بااختیار ہوں گی تو پھر قبرص بھر میں فرقہ واری ہنگاموں کے بغیر یہ انتظام ممکن نہیں اور اگر فرقہ داری ہنگامے زور شور سے شروع ہو گئے۔ تو پھر تقسیم کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ میکملن حکومت نے تقسیم قبرص کی ببر مخالفت کے آگے تو سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ تاہم اس نے بڑی احتیاط سے ایسا منصوبہ بنایا ہے۔ جن کے تحت تقسیم ناگزیر ہے

حکومت برطانیہ قبرص کے مسئلہ کا دو ٹوک فیصلہ اس لئے نہیں کر پائی ہے کہ وہ اس جزیرے کی فوجی اہمیت کے بارے میں تاحال کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی فوجی ماہرین نے یہ بتا دیا ہے کہ سویز کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اب قبرص کی کوئی فوجی اہمیت باقی نہیں رہی اس کا اعتراف خود برطانیہ کے دو قرطاس ابیض میں کیا گیا ہے۔ جو دفاع سے متعلق ہیں اس کے باوجود حکومت برطانیہ قبرص کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔

سویز کے قضیہ کے ضمن میں یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ مشرق وسطیٰ میں کسی فوجی کارروائی کے لئے بھی قبرص سودمند ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود میکملن پلان میں اس کی گنجائش دکھی گئی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو جب بھی ضرورت محسوس ہو گی وہ قبرص کو فوجی طور پر استعمال کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے

اس جزیرے کو فوجی اور عسکری طور پر استعمال کر کے حکومت برطانیہ عربوں کو اپنا دشمن بنا چکی ہے۔ چنانچہ ابھی لبنان کے سلسلہ میں برطانیہ نے اپنی فوج قبرض میں جمع کر رکھی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ برطانیہ نے سویز کا سبق فراموش کر دیا ہے۔ سویز کی جنگ کے دوران میں برطانیہ نے نہ صرف قبرص کو فوجی اڈے کے طور پر استعمال کیا بلکہ قبرض کی نجی نشرگاہ شرق العدن سے مصر کے خلاف پروپیگنڈہ بھی کرتا رہا۔ برطانوی قبرص کا وجود نہ صرف یہ کہ عرب قومیت کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے بعض عرب ممالک اپنے مسلم حلیف ترکیہ کے خلاف یونان سے دوستی کرنے لگے ہیں چنانچہ جب آرگ بشپ میکاریاس حال ہی میں قاہرہ گئے تھے تو وہاں ان کا بڑا پرجوش خیر مقدم کیا گیا اور یونان چپکے چپکے سے ترکیہ کے خلاف عرب ممالک سے دوستی کی پینگیں بڑھا رہا ہے

قبرص کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ طلوع اسلام کے عہد میں جزیرہ قبرص قسطنطنیہ کی رومی حکومت کے تحت تھا حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلے مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا اور یہاں مسلمانوں کو آباد کیا تھا اور اسے مسلمانوں کے بحری اڈے کی حیثیت دی۔ اس وقت سے یہ جزیرہ مسلمانوں کے قبضے میں اور ترکی کے زیر انتظام رہا۔ یونان بھی پندرھویں صدی عیسوی میں دولت عثمانیہ کے زیر نگیں تھا۔ ۱۸۲۱ء میں یونان میں دولت عثمانیہ کے خلاف بغاوت ہوئی۔ یہ بغاوت قطعی مذہبی بنیادوں پر تھی۔ یونان میں عیسائیوں کی اکثریت تھی اور وہ مسلسل مسلمانوں کے اقتدار کے خلاف ریشہ دوانیوں میں لگے رہتے تھے۔ آخر مارچ ۱۸۲۱ء میں یونان دولت عثمانیہ سے علیحدہ ہو گیا۔ چونکہ مسلمانوں کے قبضے سے پہلے قبرص بھی عیسائیوں کے قبضے میں تھا۔ اس لئے یونان کی علیحدگی کے بعد ہی سے عیسائیوں نے اس جزیرے کو بھی ترکی سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع کر دی تھی۔ مگر ۱۸۶۰ء تک یہ تحریک زیادہ ابھر نہ سکی ۱۸۶۰ء میں عیسائی پادریوں نے اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ قبرص کی آبادی کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل تھی۔ عیسائی مبلغوں نے تبلیغ کی آڑ میں وہاں اس تحریک کو ہوا دینے کی کوشش کی

۱۸۷۸ء میں ترکی کے سلطان نے جزیرہ قبرص کا انتظام و اقتدار برطانیہ کو منتقل کر دیا۔ اس انتقال اقتدار کے بعد یونان کے ساتھ قبرص کے الحاق کی تحریک نے نئی کروٹ لی۔ چونکہ ابتدا سے یہ تحریک خالص مذہبی بنیادوں پر چلائی گئی تھی۔ اس لئے ۱۸۷۸ء تک جو جذبہ کام کر رہا تھا۔ اس میں یکایک ایک رکاوٹ سی پیدا ہو گئی اس کے بعد اس نے سیاسی شکل اختیار کی۔ اور ۱۹۱۴ء میں وہاں کی حکومت نے باقاعدہ طور پر برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ جزیرے کو یونان کے حوالہ کیا جائے اس وقت تک قبرص برطانوی انتظام میں تو ضرور تھا۔ لیکن اسے سلطنت برطانیہ میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ البتہ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوتے ہی جزیرے کی حربی اہمیت کے پیش نظر برطانوی حکومت نے اسے باقاعدہ برطانوی سلطنت میں شامل کر لیا۔

مغربی بنگال میں شرنارتھیوں کے کیمپ بند کرنیکا فیصلہ

کلکتہ ۷ جولائی۔ مغربی بنگال میں شرنارتھیوں کے تمام کیمپ (جن میں دو لاکھ افراد رہائش پذیر ہیں) اگلے سال ۳۱ جولائی تک بند کر دیئے جائیں گے۔ یہاں مرکزی و صوبائی وزراء کی ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ان کیمپوں میں رہنے والے دس ہزار خاندانوں کو مغربی بنگال میں آباد کیا جائے گا۔ اور باقی ۳۵ ہزار خاندانوں کو صوبے سے باہر روزگار اور رہائش کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ سیالدہ ریلوے اسٹیشن پر رہنے والے اور شہر کے دوسرے حصوں میں ناجائز طریق سے جائیدادوں پر قابض شرنارتھیوں کو فوری طور پر صوبے کے اندر اور باہر بحالیاتی کالونیوں میں منتقل کیا جائے

میانوالی میں جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی

میانوالی ۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میانوالی نے میانوالی شہر کی حدود میں ایک ماہ کے لئے پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے اجتماع۔ جلوس نکالنے۔ اور مظاہرے کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کے علاوہ پی آئی ڈی سی داؤد خیل (سکندر آباد) کے کسی معاملے کے بارے میں کوئی پوسٹر لگانے یا اشتہار شائع کرنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

کوئٹہ اور زاہدان کے درمیان ٹرین

کوئٹہ ۶ جولائی۔ کوئٹہ اور زاہدان کے درمیان ہفتہ وار پسنجر سروس دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان کے بعض حصوں میں چیچک اور ہیضے کی وبا پھیلنے کے باعث گزشتہ دو ماہ سے زاہدان کو جانے والی گاڑی عارضی طور پر بند کر دی گئی تھی۔ اور گاڑیاں صرف دالبندین سٹیشن تک چلتی تھیں پسنجر ٹرین پرانے وقت کے مطابق چلے گی۔

بریلویوں اور دیوبندیوں سے ضمانت

جہلم (ڈاک سے) معلوم ہوا ہے کہ تحصیل پھالیہ کے ایک قصبہ پھلروان میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ درجہ اول نے ۱۳۳ بریلوی اور ۶۵ دیوبندی حضرات کو اندیشہ نقض امن کے تحت عارضی طور پر پابند ضمانت کر دیا ہے۔

بریگیڈیئر رسل ہندوستان جائیں گے

نئی دہلی ۷ جولائی۔ مشہور برطانوی خلاباز بریگیڈیئر رسل حکومت ہندوستان کی دعوت پر آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

لنڈن میں نہری تنازعہ پر بات چیت شروع ہو گئی

پاکستان نے عالمی بینک کو اپنا متبادل منصوبہ پیش کر دیا

لنڈن ۸ رجولائی - کل یہاں نہری پانی کے تنازعہ پر بھارت پاکستان اور عالمی بینک کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو گئی - توقع ہے کہ یہ بات چیت ایک ہفتہ جاری رہے گی - اور اس دوران میں کوئی سرکاری اعلان جاری نہیں کیا جائے گا -

اس سہ طاقتی کانفرنس کی صدارت عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر ایلیٹ کر رہے ہیں - پاکستانی اور بھارتی وفود کے قائد علی الترتیب مسٹر جی معین الدین اور مسٹر گلہاٹی ہیں - یہ کانفرنس دولت مشترکہ کے برطانوی دفتر میں ہو رہی ہے - لیکن ایک سرکاری ترجمان کے بیان کے مطابق برطانوی حکومت نے کانفرنس کے لئے صرف جگہ کا انتظام کیا ہے بصورت دیگر وہ دونوں ملکوں کے اس گیارہ سالہ پرانے جھگڑے میں سختی کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ عالمی بینک کے پیش کردہ خطوط پر پاکستانی ماہروں نے اس تنازعہ کے تصفیے کے لئے جو متبادل منصوبہ تیار کیا ہے اور جس کی حال ہی میں منظوری دی ہے وہ آج عالمی بینک کے نمائندوں کے حوالے کر دیا گیا - اب اس پر بھارتی حکومت کی رائے معلوم کی جائے گی -

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عالمی بینک کے نمائندے اور پاکستانی حکام لنڈن کانفرنس کے نتائج کے بارے میں کافی پر امید ہیں اور وہ اس سے قبل متعدد بار یہ توقع ظاہر کر چکے ہیں کہ نہری تنازعہ کی موٹی موٹی باتوں پر سالِ رواں کے آخر تک کوئی تسلی بخش اور معقول سمجھوتہ ہو جائے گا - مزید معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی انجینئروں نے متبادل منصوبے میں ان ذخائرِ آب اور الحاقی نہروں کی تعمیر کے اخراجات میں ابتدائی منصوبے کی نسبت تقریباً نصف کمی کر دی گئی ہے جو ملن مشرقی دریاؤں راوی - بیاس اور ستلج کے پانی سے محروم ہونے کی صورت میں متبادل فراہمی کی غرض سے مغربی پاکستان میں تعمیر کی جائیں گی - ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق اس سلسلہ میں امریکہ - برطانیہ اور کینیڈا وغیرہ کی طرف سے بھی کچھ مالی امداد کی توقع ہے -

دریں اثنا بھارتی روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع ہے باوثوق ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ لنڈن کانفرنس میں پاکستان کے نئے منصوبے کے متعلق کسی قطعی فیصلے کا کوئی امکان نہیں - کیونکہ بھارت اور غالباً عالمی بینک کو بھی اس منصوبے کے تفصیلی مطالعے کے لئے کچھ وقت درکار ہو گا اور آٹھ دس روز کی کانفرنس کے درمیان یہ امر نا ممکن ہے ۔

بھارت میں فولاد کی تیاری

کلکتہ ۸ رجولائی - لوہے کی کانوں اور ایندھن کے لئے بھارت کے مرکزی وزیر سردار سورن سنگھ نے کہا ہے کہ اگلے سال بھارت میں فولاد تیار ہونے لگے گا اور رڑکیلا اور بلائی میں رولنگ مل کے ایک حصہ میں کام شروع کر دیا جائے گا - آپ نے کہا کہ پگ آئرن ہ تنت کے دن گزر چکے ہیں اور اگلے سال سے یہ وافر مقدار میں فراہم ہونے لگے گا

لبنان میں اقوام متحدہ کے مبصر

پیرس ۸ رجولائی - باخبر فرانسیسی ذرائع کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ لبنان میں اقوام متحدہ کے مبصروں کی تعداد بڑھانے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں -

سرکاری زمین پٹہ پر دینے کا اعلان

ملتان ۸ رجولائی - اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع ملتان کی تحصیل خانیوال میں سرکاری زمین کے قریباً ایک سو پلاٹ ہاڑا کی شرائط کے مطابق پٹے پر دیئے جائیں گے - ان میں ہر ایک پلاٹ ایک مربع کا ہو گا - اس سلسلہ میں درخواستیں سب ڈویژنل آفیسر ۲۱ جولائی تک وصول کریں گے ۔

تحریکِ آزادئ کشمیر کے نمائندے آج وزیر اعظم سے ملاقات کرینگے

مظفر آباد میں تحریک کے لیڈروں کی گرفتاریاں، سرحد پار کرنیکی کوشش ناکام

لاہور ۸ رجولائی - توقع ہے کہ کشمیر لبریشن فرنٹ لاہور کے تین یا چار نمائندے آج صبح وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون سے ملاقات کر رہے ہیں - وہ ان سے تحریک آزادئ کشمیر سے پیدا شدہ موجودہ سیاسی صورت حال پر بات چیت کریں گے -

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کشمیر لبریشن فرنٹ لاہور کے چیئرمین میاں امیر الدین نے کل وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی اور وزیر اعظم نون نے لبریشن فرنٹ کے وفد سے موجودہ صورت حال کے متعلق بات چیت پر آمادگی ظاہر کی تھی - خیال ہے کہ وفد میں بیگم شاہ نواز، خواجہ عبد الرحیم اور راجہ حسن اختر بھی شامل ہوں گے - دریں اثناء سرِ دست کسی کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد کو ممکن ظاہر نہیں کیا جا رہا -

مظفر آباد سے ایک اخباری نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ حکومت آزاد کشمیر نے مظفر آباد میں تحریک آزادئ کشمیر کے متعدد کارکنوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں - چنانچہ کل تحریک کے مقامی سربراہ خواجہ غلام نبی زرگر سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لئے گئے - پولیس نے انجمن مجاہدین کی مقامی شاخ کے صدر پیر محمد شفیع گیلانی، سردار محمد یوسف اور یٰسین شاہ کو بھی گرفتار کر لیا - حکام نے تحریک کو ناکام بنانے کے لئے اپنے اقدامات کو اور سخت کر دیا ہے - مقبوضہ کشمیر سے متصل ساری سرحد پر بارڈر پولیس تعینات کی جا رہی ہے -

کل میرپور میں دس رضا کاروں نے جنگ بندی لائن پار کرنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے ان رضا کاروں کو گرفتار کر لیا - چکار سے متعدد رضا کار مختلف ٹولیوں کی شکل میں چناری پہنچ گئے لیکن پولیس نے انہیں پکڑ کر لاریوں میں دور افتادہ مقامات پر پہنچا دیا -

مظفر آباد، چکار، کوٹلی، دیرکوٹ، باغ اور راولاکوٹ سے احتجاجی جلسوں کے انعقاد کی اطلاع ملی ہے - ان جلسوں میں آزاد کشمیر پولیس کے تشدد کی مذمت کی گئی - مظفر آباد میں کل رات پھر خواتین کا اجلاس منعقد ہوا - صدارت کے فرائض راجہ حیدر خاں کی بیگم صاحبہ نے ادا کئے - اس اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ تحریک کے بارے میں اپنا رویہ تبدیل کرے - خواتین نے ایک قرارداد میں اعلان کیا کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ [illegible]